شرعی، روایتی اور مزمتی سوگ کے مسائل

مفتی وزیر احمد

جامعہ ضیائے مدینہ ماہی وال لیہ

اسلام ایک جامع ضابطہ کا نام ہے، اس کے احکامات حیات بنی آدم کے تمام پہلو پر حاوی ہیں، جہاں دین اسلام ہمیں جینے کے ہرزاویے کے دستور عطافرماتا ہے، وہاں وفات کے اصول بھی پیہم مرحمت فرماتا ہے۔دنیاء ہست وبود میں جتنے دیگر مذاہب ہیں وہ انسانی حیات اور وفات کے احوال کا کامل طوراحاطہ نہیں کرسکتے ،فقط ایک آدمی کے تمام شعبوں میں راہنمائی کرنے میں بانجھ ہیں۔

مسلمانوں کاالمیہ یہ ہے کہ اتنے جامع اور معتدل دین کی تعلیمات کوپس پشت ڈال کر دنیا کی سپر طاقتوں کی رضا جوئی اور تقلید میں پناہ ڈھونڈ رہے ہیں ،اس کے نتیجہ میں اپنی نسلوں کوبھی اسی راہ پرلگارہے ہیں،حیات انسانی کے کثیراسلامی اصول،مغربی تہذیب کی نذرکرنے کے بعدہنوز وفات کے ڈھنگ اورطریقے بھی ایسی اقوام کے اختیار کئے جارہے ہیں جو ہرقسمی افراط وتفریط سے لبریز ہیں۔

بعہد ماقبل متحدہ پاک وہند میں مسلمانوں کی ہندومت ماننے والوں سے آویزش وآمیزش کے نتیجے میں اسلام کے برعکس تہذیبیں جووجود میں آئیں بجائے اس کے کہ اسلامی تہذیب کواپنا شعار بنایا جاتا ،بلکہ اب ہندووانہ رسوم کے ترک میں جتنارجحان ہے ،اس سے کئی گنازاید مغربی تہذیب اپنانے میں رغبت اورشوق ہے۔

عمومی افکار میں مغربی تہذیب اورنقائص میں سے ایک طور،طریقہ جوبہت تیزی سے شامل ہورہاہے،کسی بڑے سانحہ اورحادثہ کے وقوع کے بعد''سوگ''منانے کاہے۔''حکمِ سوگ''اگرچہ اسلام میں ہے مگرعصرحاضر میں جس تجدد کے ساتھ سوگ منانے کے متنوع طرق اختیار کئے جارہے ہیں ،ان کاوجوددین اسلام میں قطعاًنہیں ،بلکہ اہل مغرب کی تقلید ہے۔ مثلاکسی حکومتی یاغیرسرکاری

ادارہ ، کسی مقام پر نا گہانی طور کثیر جانیں یا ایک بڑے آدمی کی جان لقمہ ءاجل بن جائے تو فوراً اس حلقہ کے ذمہ دار، یا ملک کے حاکم کی طرف سے سوگ منانے کا اعلان کیا جاتا ہے،اور ایک منٹ یا تین سیکنڈ کی خاموشی بھی اس صدمہ پر کی جاتی ہے اور کبھی یادرفتگان میں موم بتیاں بھی جلائی جاتی ہیں اور جواعلان کیا جاتا ہے !وہ ہمیشہ ایک نوعیت کا نہیں ہوتا، بلکہ آئے روز نئے طرز کے سوگ دیکھنے اور سننے کو ملتے ہیں،جتنا بڑا حادثہ اتنا طویل اور سخت سوگ منانے کا قوم کو مکلّف اور پابند کیا جارہا ہے،سوگ کی حدود اربعہ میں مکمل ملک یا صوبہ بھر کے لوگ ہوتے ہیں ،ایسے سوگ کو سرکاری ،ملکی اور قومی سطح کے سوگ سے تعبیر کیا جاتا ہے،اور اس کی انواع کی ایک طویل فہرست ہے بطور نمونہ چند ایک مندرجہ ہیں۔

ملک بھر میں سات روز سوگ رہے گا۔

(جس صوبہ میں حادثہ پیش آیا اس) صوبہ میں ایک ہفتہ سوگ ہوگا۔

ملک بھر یا صوبہ بھر میں نظام زندگی معطل رہے گا۔

تین روزہ ہڑتال اور سات روزہ سوگ ۔

تین روزہ پہیہ جام اور شٹر ڈاؤن، چالیس روزہ سوگ کا اعلان ۔

سوگ کے موقع پر تمام سرکاری ونجی عمارتوں پر قومی پرچم سرنگوں رہے گا ۔

تمام تعلیمی ادارے بند رہیں گے۔

کاروباری مراکز میں شٹر ڈاؤن ہڑتال رہے گی۔

نظام عدل بھی ایک دن یا تین دن،سات دن ملتوی رہے گا۔

حالانکہ اس کے برعکس !حادثہ میں یا طبعی موت مرنے والے جتنے مرد ہوتے ہیں انکی بیوہ ہونے والی ازواج پر سوگ لازم اور ضروری ہے اور زوج کی وفات کے علاوہ اقرباء کی مرگ پر فقط تین دن سوگ روا ہے۔ملک یا صوبہ میں ،ایک پارٹی کے راہنما یا عامۃ الناس میں سے کثیر جانیں اگر کسی سانحہ کی نذر ہو جائیں تو قوم اور ملت کے ہر فرد پر سوگ منانا لازم اور ضروری نہیں ،اگر ایسا ہے تو پھر ایک ملک میں روزانہ بیسوں جنازے اٹھتے ہیں ان پر سوگ کیوں نہیں منایا جاتا؟ کیا وہ انسان نہیں ہیں؟ ہر مرگ پر سوگ کا لزوم ''تکلیف مالایطاق'' ہے اور اس امر میں نہ کسی کو تخصیص کا اختیار ہے۔نہ سوگ میں ایسا ہے کہ ایک میت پر ملکی سطح پر ایک دن سوگ اور مرنے والے کے صوبہ

میں سات روز سوگ بمع ہڑتال، نہ سوگ میں ان چیزوں کا حکم ہے کہ ''تعلیمی ادارے بند، رزق حلال کی تلاش میں مزدوری ناروا، پہیہ جام اور شٹر ڈاؤن ہڑتالیں، نظام زندگی مفلوج، عدل وانصاف فراہم کرنے والے ادارے بھی ایام سوگ میں انصاف فراہم کرنے سے معذور، ایوانوں میں بیٹھ کر چند ساعتیں سکوت اور ملکی پرچم سوگ میں سرنگوں مگر اس کے نیچے۔۔۔۔حاشاوکلا

''سوگ'' کے نام پر عامۃ الناس کو کاروبار سے زبردستی روکنے والے روز محشر اللہ کی بارگاہ میں جوابدہ ہوں گے، جن غربا کو تازہ روٹی تو کجا باسی روٹی بھی میسر نہیں، ہاڑ کی گرمی میں دوپہر کے وقت پیٹھ پر وزنی کارٹن اور بوریاں اٹھا کر لوڈ کرنے کی اجرت سے اپنے بچوں کو نان شبینہ میسر کرنے والوں کو آئے روز سوگ کے نام پر شٹر ڈاؤن ہڑتالیں میسر کرنا کیا ان کے بچوں کے منہ سے لقمہ چھیننے کے مترادف نہیں ہے؟ کام کرانے والوں کے انتظار میں مین چوکوں میں بیٹھنے والوں کو خالی ہاتھ گھر لوٹانے والے کسی کی مرگ پر سوگواری بنائیں گے یا ان کے چولہے ٹھنڈے کر کے انہیں کے گھروں میں سوگ کا سماں پیدا کریں گے؟ امیروں کے جس طبقہ نے بھی غریبوں کے چولہے بجھانے کا جس وقت سے فیصلہ کیا ہے اسی وقت سے ''قومی سوگ اور ملکی سوگ'' جیسی اصطلاحات وضع ہو رہی ہیں اور فقط ایجاد نہیں بلکہ معصوم افراد اسی کی زد میں اس کا محل ٹھہرے ہوئے ہیں اور حالات کے پیش نظر ارض پاک کے اصل مالکوں کا ورثہ سوگ بنا ہوا ہے۔

سوگ نہ منانے سے کوئی یہ مفہوم مخالف بھی نہ لے'' کہ اسلام میں'' خاوند'' اور'' اقربا'' کی مرگ کے سوا دوسرے انسانوں کی وفات کا ارمان اور احساس بھی نہیں۔'' ہرگز ایسا نہیں اسلام نے تو یہ مزاج دیا ہے کہ ''مسلمانوں کا خواہ ملک، حسب ونسب، اور اجسام جدا گانہ ہوں مگر وہ تمامی ایک جسم کے اعضا کی مانند ہیں، اگر ایک عضو مریض ہو جائے تو سب اعضا بے چین ہو جاتے ہیں ایسے ہی مسلمان ہیں، ایک مسلمان پر اگر ظلم وستم ہو یا وہ ناگہانی آفت کی زد میں آجائے تو تمام مسلمان اس کا صدمہ بھی محسوس کریں، اور اتنے تک سکون سے نہ بیٹھیں جب تک دردزدہ کو آرام نہ آئے۔ہاں کسی کو اگر دوسرے مسلمانوں کی تکلیف اور غم محسوس نہیں ہوتا تو پھر وہ اپنے آپ کو زندہ انسان کے ساتھ مردہ اور مفلوج عضو کی طرح تصور کرے۔کیونکہ بے جان عضو کو دوسرے اعضا کی تکلیف نہیں ہوتی۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اَلْمُؤْمِنُوْنَ کَرَجُلٍ وَاحِدٍاِنِ اشْتَکٰی عَیْنُہٗ اِشْتَکٰی کُلُّہٗ وَاِنِ اشْتَکٰی رَاْسُہٗ اِشْتَکٰی کُلُّہٗ.''

جمیع مسلمان ایک انسان(،بدن واحد) کی مثل ہیں ،اگراس کی آنکھ دردزدہ ہوتو مکمل (جسم(بیمار) پڑجاتا ہے اوراگراس کے سرمیں دردہوتو پھر بھی سارابدن دردزدہ ہوجاتا ہے۔ (مشکوٰۃ،۴۲۲،قدیمی کتب خانہ کراچی)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَرَاحُمِھِمْ وَتَوَادِّھِمْ وَتَعَاطُفِھِمْ کَمَثَلِ الْجَسَدِاِذَااشْتَکٰی عُضْوًاتَدَاعٰی لَہٗ سَائِرُالْجَسَدِبِالسَّھَرِ وَالْحُمّٰی."

تم مسلمانوں کوباہم رحم،محبت اورمہربانی کرتے ہوئے ایک جسم کی طرح دیکھوگے،جب ایک عضو بیمارہوجائے توسارے بدن کے اعضاء بے خوابی اوربخارکی طرف ایک دوسرے کوبلاتے ہیں۔(ایضاً)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّبَعْضُہٗ بَعْضًاثُمَّ شَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ."

مسلمان (ایک دوسرے) کے لئے دیوارکی طرح ہیں،اس کابعض بعض سے استوارہوتا ہے پھراپنی انگلیوں کوآپس میں گھتا دیا۔(ایضاً)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَزَوَالُ الدُّنْیَااَھْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ"

دنیا کاصفحۂ ہستی سے مِٹ جانا اللہ کے ہاں مسلمان آدمی کے قتل سے آسان ہے۔

(مشکوٰۃ،۳۰۰؛قدیمی کتب خانہ کراچی)

پاک وہندکے مدارس میں داخل نصاب کتاب ''گلستان سعدی'' کے ابواب پندونصائح میں نوآموزاورمبتدی طلبہ کوسال اول میں بھی یہی درس دیا جاتا ہے۔

بنی آدم اعضائے یکدیگرند — کہ درآفرینش زیک جوہرند
چو عضوے بدرد آورد روزگار — دگر عضو ہارا نماند قرار
توکز محنت دیگراں بیغمی — نشاید کہ نامت نہند آدمی

اولادِآدم ایک دوسرے کے اعضا(کی مانند) ہیں۔کیونکہ ان کی تخلیق ایک جسم سے ہے۔جب ایک عضوکوکسی وقت تکلیف ہوتودوسرے اعضا کاقراراورچین ختم ہوجاتا ہے،اگرتجھے دوسروں کی تکلیف

کا غم نہیں تو پھر تو انسان کہلانے کے قابل نہیں۔

سوگ کی تعریف۔

علامہ ابن نجیم مصری رحمہ اللہ ''سوگ'' کا شرعی معنی لکھتے ہیں:

وَفِي الشَّرِيعَةِ تَرْكُ الزِّينَةِ وَنَحْوِهَا مِنْ مُعْتَدَّةٍ بِطَلَاقٍ بَائِنٍ أَوْ مَوْتٍ

شرع شریف میں طلاق بائن یا بیوہ ہونے کے باعث عدت گزارنے والی (خاتون) کا زینت اور اس کی مثل اشیاء چھوڑنے (کا نام سوگ ہے)۔(بحر الرائق،۴/۲۵۲؛ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَالْحِدَادُ وَيُقَالُ الْإِحْدَادُ وَهُمَا لُغَتَانِ أَنْ تَتْرُكَ الطِّيبَ وَالزِّينَةَ وَالْكُحْلَ وَالدُّهْنَ الْمُطَيَّبَ وَغَيْرَ الْمُطَيَّبِ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ وَفِي الْجَامِعِ الصَّغِيرِ إِلَّا مِنْ وَجَعٍ

حداد اور احداد دو لغتیں ہیں (اور سوگ کہتے ہیں کہ) عورت! خوشبو لگانا، زینت کرنا، سرمہ ،خوشبودار اور غیر خوشبودار تیل ان سب اشیاء کو چھوڑ دے مگر عذر کی وجہ سے، جامع صغیر میں ہے سوائے درد کے۔(ہدایہ،۲/۴۳۳،مکتبہ رحمانیہ لاہور)

سوگ کا باعث کیا ہے؟

معتدۃ الوفات پر سوگ کے وجوب کی من جملہ وجوہ میں سے ایک وجہ تو یہ ہے۔کہ عورت کے لیے شوہر کا وجود نعمت ہوتا ہے۔کیونکہ نان ونفقہ سے شوہر والی عورت ہلاکت سے بچ جاتی ہے اور حقوق زوجیت کی ادائیگی سے اس کی رداء پارسائی بے داغ رہتی ہے ،جب خاوند زیر زمین چلا جاتا ہے تو یہ سب نعمتیں مفقود ہو جاتی ہیں،جب ایسی عظیم نعمتوں کا زوال ہو جائے تو مقام افسوس ہے اور اس افسوس کے اظہار کا طریقہ اور وقت کی تعیین خود شارع علیہ السلام نے بیان کی ہے۔

سوگ کی دوسری وجہ یہ ہے:متوفی عنھا زوجھا یا بائنہ خاتون کی عدت جب تک انتہا کو نہ پہنچے اتنے تک اسے دعوت نکاح پیش کرنا ناروا ہے،اور اس عرصہ میں دواعی نکاح سے پرہیز لازم وضروری ہے اور دواعی نکاح زینت کی تمام اشیاء ہیں ،اگر ان چیزوں سے معتدہ خاتون اپنے آپکو دور نہیں رکھے گی تو پھر حرام میں وقوع کے امکانات بڑھ جائیں گے۔واللہ اعلم بالصواب۔

معتدہ خاتون پر جن وجوہ سے سوگ واجب ہے وہ ہر جنازہ کے اٹھنے کے بعد ملک کے تمام

☆اقنع بصورتك وموهبتك ودخلك والفلك وبيتك تجد الراحة والسعادة.☆

افراد میں نہیں پائی جاتیں اس لئے شارع نے دیگر افراد کی فوتیدگی پر سوگ لازم وضروری نہیں فرمایا۔اقربا کی وفات پر اگر چہ سوگ ہے مگر بیوہ اور بائنہ خاتون کے سوگ کی مثل نہیں۔کیونکہ بیوہ پر سوگ واجب ہے اور اقربا کی وفات پر سوگ جائز ہے نیز معتدۃ الوفات پر چار ماہ دس دن سوگ ہے، مگر عزیز واقارب کی وفات پر فقط تین دن روا ہے۔

علامہ علاء الدین کاسانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

أَنَّ الْحِدَادَ اِنَّمَا وَجَبَ عَلَى الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لِفَوَاتِ النِّكَاحِ الَّذِیْ هُوَ نِعْمَةٌ فِیْ الدِّیْنِ خَاصَّةً فِیْ حَقِّهَا لِمَا فِیْهِ مِنْ قَضَاءِ الشَّهْوَةِ وَعِفَّتِهَا عَنِ الْحَرَامِ وَصِیَانَةِ نَفْسِهَا عَنِ الْهَلَاکِ بِدُرُوْرِ النَّفَقَةِ وَقَدِ انْقَطَعَ ذٰلِکَ کُلُّهُ بِالْمَوْتِ فَلَزِمَهَا الْاِحْدَادُ اِظْهَارً لِلْمُصِیْبَةِ وَالْحُزْنِ

بیوہ خاتون پر سوگ نکاح کے ختم ہونے کی وجہ سے واجب ہوا ہے جوکہ دین میں اس کے حق میں خصوصی نعمت ہے، کیونکہ نکاح کی بدولت اس کی خواہش کی تکمیل،حرام سے بچنا اور (خاوند پر نفقہ کے وجوب کے باعث) اس کا ہلاکت سے محفوظ رہنا،شوہر کی وفات کی وجہ سے یہ سب چیزیں منقطع ہوجاتی ہیں اس لئے عورت پر مصیبت اور حزن کے اظہار کے لئے سوگ واجب ہے۔

(بدائع الصنائع؛۳/۱۳۱،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ ابن نجیم مصری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَجَبَ فِی الْمَوْتِ اِظْهَارً لِلتَّأَسُّفِ عَلٰی فَوَاتِ نِعْمَةِ النِّکَاحِ

نکاح جیسی نعمت کے منقطع ہونے کی وجہ سے اظہار افسوس کے لئے سوگ واجب ہوا ہے۔

(بحر الرائق؛۴/۲۵۳،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَالْمَعْنَى فِیْهِ وَجْهَانِ اَحَدُهُمَا مَاذَکَرْنَاهُ مِنْ اِظْهَارِ التَّأَسُّفِ وَالثَّانِیْ اَنَّ هٰذِهِ الْاَشْیَاءَ دَوَاعِی الرَّغْبَةِ فِیْهَا وَهِیَ مَمْنُوْعَةٌ عَنِ النِّکَاحِ فَتَجْتَنِبُهَا کَیْ لَاتَصِیْرَ ذَرِیْعَةً اِلَی الْوُقُوْعِ فِی الْمُحَرَّمِ ....

سوگ کی دلیل دوطرح سے ہے۔

اول:تو ہم نے (ماقبل میں) ذکر کردی ہے یعنی اظہار افسوس۔

دوم: یہ اشیاء(خوشبولگانا، زینت کرنا، سرمہ، خوشبوداراورغیر خوشبودارتیل لگانا)عورت میں رغبت کے اسباب ہیں۔حالانکہ اسے(ایک عرصہ تک) نکاح سے منع کیا گیا ہےلہٰذاان اشیاء سے وہ بچے تا کہ یہ چیزیں حرام میں واقع ہونے کا ذریعہ نہ بنیں۔

(ہدایہ؛۲/۴۳۳،مکتبہ رحمانیہ لاہور)

بیوہ پرسوگ واجب ہے۔

جس خاتون کا خاوندفوت ہوجائے اس پرسوگ ضروری ہے۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَایَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّعَلیٰ مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلیٰ زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْراً"

جوعورت اللہ اور یوم آخرت پرایمان رکھتی ہے،اُسے کسی میت پرتین دن سے زاید سوگ منانا حلال نہیں،بجز زوج(کی وفات کے،اس کے لئے سوگ)چار ماہ اوردس دن ہے۔

(صحیح بخاری؛رقم الحدیث ۵۳۴۵،دارالکتاب العربی بیروت لبنان)

علامہ علاءالدین کاسانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

أَنَّهُ وَاجِبٌ أَمْ لَا،فَنَقُولُ لَاخِلَافَ بَيْنَ الْفُقَهَاءِ أَنَّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَازَوْجُهَايَلْزَمُهَاالْإِحْدَادُوَقَالَ نُفَاةُ الْقِيَاسِ :لَاإِحْدَادَعَلَيْهَاوَهُمْ مَحْجُوبُونَ بِالْأَحَادِيثِ وَإِجْمَاعِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

کیاسوگ واجب ہے یانہ؟توہم کہتے ہیں"فقہاء کامتوفی عنہازوجھا پرسوگ کےلزوم سےمتعلق کوئی اختلاف نہیں۔قیاس کی نفی کرنے والے کہتے ہیں کہ بیوہ پرسوگ نہیں ہے،لیکن وہ احادیث مبارکہ اوراجماع صحابہ سے محجوب ہیں۔ (بدائع الصنائع؛۳/۳۳۱؛مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

شوہر کی وفات کے علاوہ بھی کسی کی مرگ پرسوگ لازم ہے؟

خاوند کی وفات کے سوادیگراقربایعنی باپ،ماں،بھائی،بہن،بیٹا،بیٹی وغیرہ کی مرگ پرسوگ منانا واجب نہیں،بلکہ مباح ہے اوروہ بھی فقط تین روز۔ایسے رشتہ داروں کی وفات پرسوگ منانے والی خاتون کواگرخاوندسوگ سے منع کرنا چاہےتوروک سکتاہے اورخاوند کے منع کرنے پراس کی بیوی

کو ترک زینت کے عمل کو معطل کرنا ضروری ہے۔

حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

لَمَّا اَتَى اُمَّ حَبِيبَةَ نَعْيُ اَبِي سُفْيَانَ دَعَتْ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ بِصُفْرَةٍ فَمَسَّتْ بِهِ ذِرَاعَيْهَا وَعَارِضَيْهَا وَقَالَتْ كُنْتُ مِنْ هٰذَا غَنِيَّةً سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا"

جب حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے باپ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر آئی تو انہوں نے تیسرے روز خوشبو منگا کر اپنے ہاتھوں اور رخساروں پر لگائی اور فرمایا مجھے اس کی حاجت نہیں تھی (لیکن) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے ،اُسے (کسی میت پر) تین دن سے زاید سوگ منانا حلال نہیں، بجز زوج کے (اس کے لئے سوگ) چار ماہ اور دس دن ہے۔ (صحیح مسلم، رقم الحدیث، ۱۴۸۶؛ دار الکتب العلمیہ بیروت)

حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حِيْنَ تُوُفِّيَ اَخُوْهَا فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَالِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ "لَا تَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا"

میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں آئی جب ان کے بھائی فوت ہوئے، توانہوں نے خوشبو منگا کر لگائی، پھر کہا " اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں ہے" میں نے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے یہ سنا "جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائی ،اُسے کسی میت پر تین دن سے زاید سوگ منانا حلال نہیں، بجز زوج کے (اس کے لئے سوگ) چار ماہ اور دس دن ہے۔ (صحیح مسلم، رقم الحدیث، ۱۴۸۷؛ دار الکتب العلمیہ بیروت)

حضرت زینب بنت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

لَمَّا تُوُفِّيَ حَمِيْمٌ لِاُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَدَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْهُ بِذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ

اِنَّـمَااَصْنَعُ هٰذَالِاَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ''لَايَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِاَنْ تُحِدَّفَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّاعَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍوَعَشْراً''

جب حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنھا کا ایک رشتہ دار فوت ہوگیا تو انہوں نے زرد رنگ کی خوشبو منگا کر اپنی کلائیوں پر لگائی اور فرمایا یہ میں اس لئے کررہی ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو عورت اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتی ہے ،اُسے (کسی میت پر) تین دن سے زاید سوگ منانا حلال نہیں ،بجز زوج کے (اس کے لئے سوگ) چار ماہ اوردس دن ہے۔

(صحیح مسلم ،رقم الحدیث ،۱۴۸۶؛دارالکتب العلمیہ بیروت)

علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَلَاخِلَافَ فِیْ عَدَمِ وُجُوْبِهٖ عَلَى الْمَرْأَةِ بِسَبَبِ غَيْرِ الزَّوْجِ مِنَ الْأَقَارِبِ وَهَـلْ يُبَـاحُ؟قَـالَ مُـحَـمَّـدٌفِـي الـنَّـوَادِرِ:لَايَـحِـلُّ الْإِحْـدَادُلِـمَـنْ مَـاتَ أَبُـوْهَـاأَوْاِبْـنُـهَـاأَوْاَخُـوهَـاأَوْأُمُّهَاوَاِنَّمَاهُوَفِی الزَّوْجِ خَاصَّةً.قِيْلَ اَرَادَبِذٰلِكَ فِيْمَازَادَعَلَى الثَّلَاثِ لِـمَـافِـي الْـحَـدِيْثِ''مِنْ اِبَاحَتِهٖ لِلْمُسْلِمَاتِ عَلٰى غَيْرِأَزْوَاجِهِنَّ ثَلَاثَةَأَيَّامٍ؛كَذَافِي فَتْحِ الْـقَـدِيْـرِ...وَيَـنْـبَـغِـيْ أَنَّـهَـالَـوْأَرَادَتْ أَنْ تُـحِدَّعَلٰى قَرَابَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَهَازَوْجٌ لَهٗ أَنْ يَـمْـنَـعَـهَـالِاَنَّ الـزِّيْـنَـةَ حَـقُّـهٗ حَتّٰـى كَـانَ لَـهٗ أَنْ يَـضْـرِبَـهَـاعَلٰى تَـرْكِـهَـااِذَاامْتَنَعَـتْ وَهُـوَيُـرِيْـدُهَـاوَهٰـذَاالْإِحْـدَادُمُبَـاحٌ لَهَالَاوَاجِبٌ وَبِهٖ يَفُوْتُ حَقُّهٗ كَذَافِي فَتْحِ الْقَدِيْرِوَفِي التَّتَارخَانِيَّةِ:وَيُسْتَحَبُّ لَهَاتَرْكُهٗ.

شوہر کی وفات کے علاوہ اقربا کی مرگ پرسوگ کے عدم وجوب میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔(البتہ اس کی)اباحت سے متعلق سوال ہے؟امام محمد رحمہ اللہ نے نوادر میں یہ فرمایا: جس خاتون کا باپ یا بیٹا، بھائی، ماں مرجائے اسے سوگ حلال نہیں ،سوگ تو فقط خاوند کی مرگ پر ہے۔(امام محمد رحمہ اللہ کے اس قول سے متعلق یہ) کہا گیا ہے کہ ان کی اس سے مراد تین دن سے زاید سوگ کی ہے (نہ کہ اقربا کی وفات پر تین دن سے متعلق عدم جواز کا قول ہے) کیونکہ مسلمان خواتین کو شوہر کی وفات کے علاوہ (اقرباوغیرہ کی مرگ پر تین دن تک سوگ)مباح ہے۔ جیسا کہ فتح القدیر میں ہے۔اگرعورت کسی رشتہ دار کی مرگ پر تین دن سوگ کی نیت کرے اوروہ خاوندوالی ہوتو زوج اسے (سوگ سے)منع کرسکتا ہے،کیونکہ زینت اس کا حق ہے،یہاں تک کہ اس کے ترک پر خاوند اسے

مار بھی سکتا ہے۔اور سوگ اسے مباح ہے،واجب نہیں (سوگ سے) خاوند کا حق فوت ہوجائے گا،تتارخانیہ میں ہے(اقربا کی وفات پر) عورت کو ترک سوگ مستحب ہے۔

(بحرالرائق؛۴/۲۵۳؛مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ علاء الدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَيُبَاحُ الْحِدَادُعَلٰى قَرَابَةٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فقط وَلِلزَّوْجِ مَنْعُهَالِأَنَّ الزِّيْنَةَ حَقُّهُ فَتْحٌ

رشتہ دار کی وفات پر عورت کو فقط تین دن سوگ کی اجازت ہے اور خاوند کو اسے منع کرنے کا بھی حق ہے۔کیونکہ زینت اس کا حق ہے۔(درمختار معہ فتاویٰ شامی؛۲/۶۷۱؛مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

(وَيُبَاحُ الْحِدَادُالَخ)أَیْ لِلْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ "لَايَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْأٰخِرِ اَنْ تُحِدَّفَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّاعَلٰى زَوْجِهَافَاِنَّهَاتُحِدُّأَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا"فَدَلَّ عَلٰى حِلِّهٖ فِی الثَّلَاثِ دُوْنَ مَافَوْقَهَاوَعَلَيْهِ حُمِلَ اِطْلَاقُ مُحَمَّدٍفِی النَّوَادِرِعَدَمَ الْحِلِّ كَمَاأَفَادَهُ فِی الْفَتْحِ وَفِی الْبَحْرِعَنِ التَّتَارْخَانِيَّةِ اَنَّهُ يُسْتَحَبُّ لَهَاتَرْكُهُ أَیْ تَرْكُهُ اَصْلًا(وَلِلزَّوْجِ مَنْعُهَاالخ)عِبَارَةُ الْفَتْحِ وَيَنْبَغِیْ اَنَّهَالَوْأَرَادَتْ أَنْ تُحِدَّعَلٰى قَرَابَةٍثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَهَازَوْجٌ لَهُ اَنْ يَمْنَعَهَالِاَنَّ الزِّيْنَةَ حَقُّهُ حَتّٰى كَانَ لَهُ اَنْ يَضْرِبَهَاعَلٰى تَرْكِهَااِذَاامْتَنَعَتْ وَهُوَيُرِيْدُهَاوَهٰذَاالْاِحْدَادُمُبَاحٌ لَهَالَاوَاجِبٌ وَبِهٖ يَفُوْتُ حَقُّهُ

ترجمہ: (اقرباء کی وفات پر سوگ کا جواز) اِس حدیث صحیح سے ثابت ہے۔جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے،اُسے کسی میت پر تین دن سے زاید سوگ منانا حلال نہیں،بجز زوج کے(اس کے لئے سوگ) چار ماہ اور دس دن ہے۔مندرجہ بالا حدیث! تین دن سوگ کے حلال ہونے پر دلالت کرتی ہے،نہ کہ اس سے زاید پر،اور ''نوادر'' میں امام محمد رحمہ اللہ نے جو علی الاطلاق عدم حلت کا ارشاد فرمایا! اس کو بھی اسی پر محمول کیا یعنی سہ روز سے زاید سوگ کا جواز نہیں۔بحرالرائق میں تتارخانیہ سے ہے کہ(عورتوں کو زوج کے ماسوا اقرباء کی وفات پر) بالکل سوگ نہ کرنا مستحب ہے۔

شوہر والی عورت رشتہ داروں کی مرگ پر اگر سوگ منانا چاہے تو زوج اُسے اِس سے روک سکتا ہے،کیونکہ زینت اس کا حق ہے،حتی کہ ترک زینت پر شوہر بیوی کو مار بھی سکتا ہے جب زوجہ زینت چھوڑ دے اور خاوند زینت کو چاہتا ہے،اور یہ سوگ اسے مباح ہے،واجب نہیں (ترک زینت

سے)اس کا حق ضائع ہوگا۔ (فتاویٰ شامی؛۲/۱۷۶؛ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

سوگ کناں پر کیا امور لازم ہیں؟

سوگ منانے والی خواتین پر زینت ،خوشبو،سرمہ،تیل خواہ خوشبودار ہو یا نہ،رنگ حنا،ناخن پالش،پاؤڈر،خوشبودار کریمیں یا بلاخوشبو ایسی کریم جو زینت کا کام دے،پرفیوم ،عطر،کستوری،باڈی اسپرے ،ریشم کا کپڑا،کسم اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا ان تمام اشیاء کے ترک کا حکم ہے۔ البتہ عذر کی صورت میں ان اشیاء کا استعمال جائز ہے۔

چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنھا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أَنَّهُ قَالَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَاتَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا الْحُلِيَّ وَلَاتَخْتَضِبُ وَلَاتَكْتَحِلُ."

بیوہ خاتون کسم میں رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے ،نہ گیرو رنگ کے کپڑے پہنے ،نہ زیور پہنے نہ خضاب لگائے اور نہ سرمہ لگائے۔ (سنن ابی داؤد،رقم الحدیث۲۳۰۴،دارالمعرفۃ بیروت لبنان)

نصوص کی روشنی میں یہ امر واضح ہے کہ جن پر سوگ واجب یا جائز ہے ۔انہیں ذاتی یا سرکاری عمارتوں پر "پرچم" سرنگوں رکھنے یا روزگارِ حیات منقطع کرنے ،شٹر ڈاؤن ہڑتال کرنے،تین منٹ کی چپ کا التزام،نظامِ عدل کے معطل کرنے تعلیمی ادارے بند رکھنے کا ہرگز حکم شرعی نہیں ہے،اور نہ ہی اِن اشیاء کے ترک پر سوگ کا اطلاق آتا ہے۔ ملکی یا قومی سطح پر سوگ کے حکم کا نفاذ کرنے والے یا اِس حکم کو نشر کرنے والے صاحبان جب خود سوگ میں نہیں بیٹھتے! "دوسروں کو نصیحت خود میاں فضیحت" سوگ کا اعلان کر کے بیرون ممالک چلا جانا ایک خاص موقع سمجھا جاتا ہے ۔پیچھے "سوگ" کے پروگرام نشر کرنے والے صاحبان !سوگ اُتار کر سوگواری قوم کے سامنے پند ونصائح کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔۔۔۔۔میک اپ زدہ ،فیشنی لباس کے چیتھڑوں میں شب وروز کا بیشتر حصہ گھر سے باہر غیر محارم کے ساتھ بسر کرنے والی سوگ کی کیفیت میں تو کجا سوگ کناں کے "سوگ" کے لئے بھی مفسد ہیں۔

کسی بمبار کے مکروہ عمل کے بعد دوسرے بمب کے خوف یا حفظ ماتقدم کے تحت،احتجاجاً کوئی بھی عمل اختیار کرنا جو خلاف شرع نہ ہو مثلاً جامعات یا جہاں حادثہ پیش آیا وہاں کے کام کرنے والوں کو چند دن ڈیوٹی پر نہ آنے کا اذن دینے میں یا بین الاقوامی سطح پر احتجاج اور اتحاد

ریکارڈ کرانے کی صورت میں پوری قوم کا ایک نوعیت کا عمل اختیار کرنے میں کوئی مانع نہ ہے۔

کیا سوگ ایک دنیوی معاملہ ہے؟

سوگ کسی کا ذاتی یا دنیوی معاملہ نہیں ،زید، عمر وکو اس بارے اتنا بھی اختیار نہیں کہ وہ اس کی مدت اورعرصہ متعین کرسکیں ۔ شرع شریف نے سوگواران کے لئے جو دن متعین کئے ہیں یا سوگی پر جو چیزیں لاگوکی ہیں ان میں ترمیم! ''احکامِ شرعی'' کو بدلنے کے مترادف ہے، کیونکہ سوگ ایک عبادت اورحق شرع ہے۔

علامہ علاء الدین کاسانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''أَنَّ الْحِدَادَعِبَادَةٌ بَدَنِيَّةٌ فَلاتَجِبُ عَلٰى الصَّغِيْرَةِ وَالْكَافِرَةِ كَسَائِرِ الْعِبَادَاتِ الْبَدَنِيَّةِ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّلوٰةِ وَغَيْرِهِمَا''

یقیناً ''سوگ'' عبادتِ بدنی ہے،(اس لئے سوگ)نابالغہ (مسلمان بچی)اورکافرہ عورت پرتمام عباداتِ بدنی مثلاً روزہ اورنماز وغیرہ کی طرح واجب نہیں۔(بدائع الصنائع ؛۳/۳۳۱؛ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

(قَوْلُهُ لِاَنَّهُ حَقُّ الشَّرْعِ)أَیْ فَلايَمْلِكُ الْعَبْدُاِسْقَاطَهُ

کیونکہ سوگ حق شرع ہے اور بندہ اس کے ساقط کرنے کا حق نہیں رکھتا۔

(فتاویٰ شامی ؛۲/۲۷۰ ،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ ابن نجیم مصری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''أَنَّ الْحِدَادَحَقُّ الشَّرْعِ''

بیشک سوگ حق شرع ہے۔

(بحرالرائق ؛۴/۲۵۴ ،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ ابوالليث سمرقندی رحمہ اللہ حنفیوں اورشافعیوں کے مابین اس بارے اختلاف لکھتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ ذمیہ اورصبیہ پرعدت وفات میں سوگ ہے یانہیں۔احناف اس بات کے قائل ہیں کہ ان دونوں پرسوگ نہیں کیونکہ سوگ حقوقِ شرع سے ہے ،ذمیہ اورصبیہ دونوں اس کی مخاطب نہیں،چنانچہ لکھتے ہیں:

قَالَ (الشَّافِعِی) عَلَی الذِّمِّیَّةِ وَالصَّبِیَّةِ الْحِدَادُ فِی عِدَّةِ الْوَفَاةِ وَعِنْدَنَا لَا حِدَادَ عَلَیْهِمَا... لَنَا: أَنَّ هٰذَا حَقُّ الشَّرْعِ وَهُمَا غَیْرُ مُخَاطَبَیْنِ بِحُقُوْقِ الشَّرْعِ

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عدت وفات میں ذمیہ اور صبیہ پر سوگ ہے اور احناف کے نزدیک ان دونوں پر سوگ نہیں ۔کیونکہ سوگ حقِ شرع ہے ،ذمیہ اور صبیہ کو حقوق شرع سے مخاطب نہیں کیا گیا (فتاویٰ أبي الليث السمر قندی؛۲/۱۶۶، مکتبہ محمدیہ کراچی)

جب بیوہ خاتون سوگ کی حالت میں تحصیل نفقہ کے لئے دن کو باہر جا سکتی ہے؟

بافرض محال ایک فرد کی وفات پر ملکی اور قومی سطح پر سوگ کا التزام بھی اگر کیا جائے ،تو پھر بھی ڈیوٹی پر جانا یا کاروبار ترک نہ کرنا ،طلبِ معاش کے سلسلہ میں کوئی بھی عمل کرنا ''سوگ'' کے منافی ہے نہ سوگ کی حدود سے خروج لازم آتا ہے۔کیونکہ جن خواتین پر عدت اور سوگ شرعی نصوص سے واجب ہے ان میں سے ایک خاتون متوفی عنھا زوجھا بھی ہے،ایسی خاتون پر جتنا عرصہ سوگ لازم ہے اس عرصہ میں وہ حاجت کی بناپر تحصیل نفقہ کے لئے دن میں گھر سے باہر بھی جا سکتی ہے ،خواہ سرکاری یا غیر سرکاری ادارہ میں ڈیوٹی کی صورت میں کیوں نہ ہو،اسی پس منظر میں مقام غور ہے کہ جن بھلے مانسوں پر اصل میں سوگ واجب نہیں اگر وہ کسی کی وفات پر بیوہ کی طرح سوگ منانا چاہیں تو اتنے بڑے تقویٰ کی مرض کا علاج کرائیں کہ معتدۃ الوفات طلبِ معاش کے سلسلہ میں جب گھر سے باہر جا سکتی ہے تو ہم اس الحادکی نذر کیوں ہو رہے ہیں؟

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَالْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا تَخْرُجُ نَهَارًا وَبَعْضَ اللَّیْلِ وَلَا تَبِیْتُ فِیْ غَیْرِ مَنْزِلِهَا

بیوہ خاتون (عدت اور سوگ کے ایام میں) دن اور رات کا بعض حصہ نکل سکتی ہے لیکن اپنے عدت والے مکان کے سوا کہیں رات بسر نہ کرے۔ (ہدایہ؛۲/۴۳۳، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

علامہ وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

وَأَمَّا الْمُتَوَفّٰی عَنْهَا: فَلَا تَخْرُجُ لَیْلًا، وَلَا بَاسَ أَنْ تَخْرُجَ نَهَارًا فِی حَوَائِجِهَا، لِأَنَّهَا تَحْتَاجُ إِلَی الْخُرُوْجِ بِالنَّهَارِ لِاکْتِسَابِ مَا تَنْفِقُهُ لِأَنَّهُ لَا نَفَقَةَ لَهَا مِنَ الزَّوْجِ الْمُتَوَفّٰی بَلْ نَفَقَتُهَا عَلَیْهَا فَتَحْتَاجُ إِلَی الْخُرُوْجِ لِتَحْصِیْلِ النَّفَقَةِ وَلَا تَخْرُجُ بِاللَّیْلِ لِعَدَمِ

الْحَاجَةِ اِلَی الْخُرُوْجِ بِاللَّیْلِ

خلاصہ: بہر حال جس خاتون کا شوہر فوت ہو جائے وہ رات میں گھر سے باہر نہ نکلے، البتہ اپنی ضروریات کے لئے دن کو نکلنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کیونکہ اس کے خاوند کی وفات کے باعث شوہر کی طرف سے ملنے والا نفقہ منقطع ہو گیا ہے، اب اسے نان ونفقہ کمانے کی حاجت ہے جس کی وجہ سے اسے گھر سے باہر جانا پڑتا ہے البتہ رات گھر سے باہر نہ گزارے، کیونکہ اس کی حاجت نہیں۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ: ۷/۶۲۰، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

مطلقہ بائنہ، مغلظہ اور خلع سے تفریق پانے والی معتدات خواتین کا گھر سے باہر آنے جانے کا امر متوفی عنھا زوجھا پر قیاس نہ کیا جائے کیونکہ بیوہ کا خاوند فوت ہونے کے باعث اس کا نان ونفقہ منقطع ہو جاتا ہے، اس لئے اسے طلب معاش کے لئے دن اور کام کی تکمیل تک رات کا کچھ حصہ گھر سے باہر جانا روا ہے مگر مقدم الذکر خواتین کا نان ونفقہ انتہائے عدت تک چونکہ ان کے سابق شوہروں پر لازم وضروری ہوتا ہے اس لئے انہیں طلب معاش کی ضرورت نہ ہونے کی بنا پر گھر سے باہر جانے کا اذن نہ ہے۔

اسلامک فقہ اکیڈمی کی نئی کتاب

مجلہ فقہ اسلامی کے گزشتہ سولہ برسوں کے اداریے، بنام غیر فقہی

اظہاریئے

پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

ناشر: اسلامک فقہ اکیڈمی کراچی

ملنے کا پتہ: ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور کراچی ...... مکتبہ غوثیہ سبزی منڈی کراچی ...... مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی ...... جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

☆تیقن ان الدنیا دار محن وبلاء ومنغصات وکدر فاقبلها علی حالها واستعن باللہ۔☆